الصلوۃ والسلام علیکَ یا نور اللہ



# فضائل اہل بیت

تصنیف


شیخ القرآن

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری



عمدۃُ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور




رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا

ترجمہ: اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے
اور تمہیں خوب صاف ستھرا کرے (الاحزاب)

# فضائلِ اہلِ بیت

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)


از پیر طریقت

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری



ناشر

عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



نام کتاب ........ فضائلِ اہلِ بیت

نام مصنف ........ پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

صفحات ........ 96

تعداد ........ 1100

طبع ........ دوم

سنِ اشاعت ........ 2007ء 1428ھ

ڈیزائینگ ........ طیب گرافکس

کمپوزنگ ........ محمد شاہد قادری

ہدیہ ........ 60روپے

ناشر

عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

سنٹرل کمرشل مارکیٹ C/O جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

042-8428922-0300-4826678-0300-7991693



# حسنِ ترتیب


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | عرضِ ناشر | 7 |
| 2 | الاھداء | 8 |
| 3 | تعارف مصنف | 9 |
| 4 | آغاز کتاب فضائل اہل بیت | 21 |
| 5 | اہلِ بیت کون؟ | 22 |
| 6 | حدیث نمبر 1 | 25 |
| 7 | حدیث نمبر 2 | 27 |
| 8 | حدیث نمبر 3 | 28 |
| 9 | حدیث نمبر 4 | 29 |
| 10 | حدیث نمبر 5 | 31 |
| 11 | حدیث نمبر 6 | 32 |
| 12 | حدیث نمبر 7 | 34 |
| 13 | حدیث نمبر 8 | 35 |
| 14 | حدیث نمبر 9 | 37 |

| | | |
|---|---|---|
| 15 | حدیث نمبر 10 | 38 |
| 16 | حدیث نمبر 11 | 39 |
| 17 | حدیث نمبر 12 | 41 |
| 18 | حدیث نمبر 13 | 42 |
| 19 | حدیث نمبر 14 | 43 |
| 20 | حدیث نمبر 15 | 44 |
| 21 | حدیث نمبر 16 | 45 |
| 22 | حدیث نمبر 17 | 46 |
| 23 | حدیث نمبر 18 | 47 |
| 24 | حدیث نمبر 19 | 48 |
| 25 | حدیث نمبر 20 | 49 |
| 26 | حدیث نمبر 21 | 50 |
| 27 | حدیث نمبر 22 | 51 |
| 28 | حدیث نمبر 23 | 52 |
| 29 | حدیث نمبر 24 | 53 |
| 30 | حدیث نمبر 25 | 54 |
| 31 | حدیث نمبر 26 | 55 |





| | | |
|---|---|---|
| 32 | حدیث نمبر 27 | 56 |
| 33 | حدیث نمبر 28 | 57 |
| 34 | حدیث نمبر 29 | 58 |
| 35 | حدیث نمبر 30 | 59 |
| 36 | حدیث نمبر 31 | 60 |
| 37 | حدیث نمبر 32 | 61 |
| 38 | حدیث نمبر 33 | 62 |
| 39 | حدیث نمبر 34 | 63 |
| 40 | حدیث نمبر 35 | 64 |
| 41 | حدیث نمبر 36 | 65 |
| 42 | حدیث نمبر 37 | 66 |
| 43 | حدیث نمبر 38 | 67 |
| 44 | حدیث نمبر 39 | 68 |
| 45 | حدیث نمبر 40 | 69 |
| 46 | حدیث نمبر 41 | 70 |
| 47 | حدیث نمبر 42 | 71 |
| 48 | حدیث نمبر 43 | 72 |

| | | |
|---|---|---|
| 49 | حدیث نمبر 44 | 73 |
| 50 | حدیث نمبر 45 | 74 |
| 51 | حدیث نمبر 46 | 75 |
| 52 | حدیث نمبر 47 | 76 |
| 53 | حدیث نمبر 48 | 77 |
| 54 | حدیث نمبر 49 | 78 |
| 55 | حدیث نمبر 50 | 79 |
| 56 | حدیث نمبر 51 | 80 |
| 57 | حدیث نمبر 52 | 81 |
| 58 | حدیث نمبر 53 | 82 |
| 59 | حدیث نمبر 54 | 83 |
| 60 | حدیث نمبر 55 | 84 |
| 61 | حدیث نمبر 56 | 85 |
| 62 | حدیث نمبر 57 | 86 |
| 63 | حدیث نمبر 58 | 87 |
| 64 | حدیث نمبر 59 | 88 |
| 65 | حدیث نمبر 60 | 89 |




# عرض ناشر

محترم قارئین کرام............السلام علیکم ورحمتہ اللہ

جیسا کہ جناب کے علم میں پہلے ہی آچکا ہے کہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور مستقلاً ادارہ کا وجود بالخصوص اس غرض سے معرضِ وجود میں لایا گیا ہے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تمام تصانیف کی بحسن وخوبی اشاعت کیساتھ مارکیٹ میں لائے تو اسی سلسلے کی پہلی کتاب اہم ترین موضوع پر ''جہاد اسلامی'' شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اب یہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کی طرف سے دوسری اشاعت موسومہ ''فضائل اہل بیت'' جو نام سے ہی ظاہر ہے کہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور نذرانہ عقیدت قرآن وحدیث کی روشنی میں ہدیہ قارئین ہے۔

اللہ کریم ہماری اس حقیری کوشش وخدمت کو شرفِ قبولیت عطاء فرمائے۔

اوراراکین عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کیلئے توشہ آخرت بنائے

آمین ثم آمین۔

والسلام

خاکپائے آل رسول ﷺ

**ڈاکٹر احمد سعید قادری**

**مینجنگ** ڈائریکٹر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

ماڈل ٹاؤن لاہور

# الاهداء

بالعموم جملہ اہلِ بیت مصطفےٰ علیه التحیة و الثناء و بالخصوص
سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و شہداء کربلا۔

جنکی عقیدت ومحبت کی برکت سے ناچیز کو اس
عظیم خدمت کی توفیق ہوئی۔

دعا گو:
ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری



# تعارف مصنف

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب تو ایسی شخصیت ہیں۔ جو کہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ لیکن میری سوچ میں جناب کی زندگی سے متعلق کچھ اہم معلومات موجود ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اکثر و بیشتر عام انسان کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت کی بنیادی تعلیم کون سی خوش نصیب درسگاہ میں ہوئی کہ جس نے ایسے عظیم انسان تخلیق کیے۔ ہر انسان کی سب سے پہلی درسگاہ اُس کی ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ جتنی وہ گود مقدس و مکرم ہوگی اُتنی ہی اُس کی اولاد کی تربیت اعلیٰ ہوگی آپ آج کسی بھی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یقیناً آپ کی نظر سے بڑی بڑی شخصیات کے تذکرے ضرور گذرتے ہوں گے۔ وہاں ان شخصیات کی تربیت کی پہلی بنیادی چیز اور عظیم درسگاہ "ماں کی گود" کے ہی ثمرات ملتے ہیں جو کہ ایک عام انسان کو عظیم انسان بنانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت میں اُس پہلی درسگاہ کی تربیت کے ہی اثرات ہیں کہ آپ بہترین عالم دین باعمل، بہترین مفتی، بہترین مدرس، بہترین محقق و مصنف، بہترین شیخ الطریقت و شیخ التفسیر اور بہترین شیخ الحدیث ہیں آپ کی طبع شریف میں انتہائی نرمی، حلم بردباری برداشت اور انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ سابق صوبائی وزیر برائے مذہبی امور و اوقاف پنجاب اور بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور قرآن مجید کے مترجم بھی ہیں اَب جناب حضرت صاحب کی بنیادی تعلیم کے متعلق تفصیلی معلومات پیش کرتا ہوں تا کہ قارئین کو علم ہو جائے کہ آپ نے تعلیم وتربیت اور روحانی تربیت کہاں سے حاصل کی۔

ولادت:۔آپ کے آباؤ اجداد سادات وشرفاء بخارا سے ہیں جو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمۃ کے ہمراہ بخاری سے کشمیر آئے پھر اوچ شریف ضلع بہاولپور آکر آباد ہوئے۔آپ کی ولادت موضع کچی لعل نزد اوچ شریف تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بروز جمعرات مورخہ ۱۲۔اکتوبر ۱۹۳۹ء کو خدا بخش علیہ الرحمۃ کے گھر میں ہوئی۔آپ کے دادا بزرگوار محمد موسیٰ علیہ الرحمہ اور پردادا محمد جوہر علیہ الرحمۃ تھے۔

ابتدائی تعلیم:۔آپ نے سب سے پہلے ناظرہ قرآنِ مجید اپنے پڑوسی بزرگ عالم مولانا غلام نبی خورشیدی علیہ الرحمہ سے عرصہ تین چار ماہ میں پڑھ کر مکمل کیا۔اس کے بعد آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول موضع بن والا میں حاصل کی اور مڈل تک کی تعلیم کے لئے موضع لکس کے گورنمنٹ سکول میں داخلہ لیا وہاں سے مڈل کا امتحان انتہائی اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا بعد ازاں دیگر دینی تعلیم کے لئے مخدوم حسن محمود بن غلام میراں شاہ کے گاؤں جمال الدین والی علاقہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں استاذ العلماء والفضلاء حضرت علامہ حکیم غلام رسول علیہ الرحمہ سے اکتساب فیض کیا اور اُن سے آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب کے ساتھ شرح تہذیب قطبی کے اوائل شرح وقایہ اولین، اصول الشاشی، نور الانوار اور علمِ طب کی میزان طب، طب اکبر وموجز وغیرہ پڑھیں۔



**1958**ء میں ڈیرہ غازی خان میں استاذ العلماء علامہ مولانا غلام جہانیاںؒ صاحب سے نور الانوار، شرح جامی، مولانا عبد الغفور صاحب سے قطبی، میر قطبی، مُلا جلال، حمد اللہ شرح وقایہ اخیرین، میبذی التصریح، اقلیدس، مشکوۃ شریف، جلالین ہدایہ اولین، حسامی، مقامات حریری، حماسہ، متنبی، تصوف، لوائح جامی، لوامع جامی اور مثنوی شریف پڑھیں۔

**1961**ء ملتان میں غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا۔استاذ العلماء جناب مولانا عبد الکریمؒ سے تفسیرات احمدیہ پڑھی اور حضرت مفتی امید علی خاں صاحب سے توضیح وتلویح، مسلم الثبوت وہدایہ اخیرین پڑھیں۔

پھر مفتی اعظم حضرت مفتی سید مسعود علی قادری سے جلالین وعلم میراث پڑھا اور فتویٰ نویسی سیکھی۔آخر میں حضرت علامہ قبلہ کاظمی شاہ صاحب سے مناظرہ رشیدیہ، شرح عقائد، خیالی اور دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت علم حاصل کی۔

عملی زندگی کا آغاز:۔علوم وفنون اور فتویٰ نویسی کے علم سے فراغت کے بعد قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی نظر عنایت والتفات نے بطور نائب مفتی آپ ہی کا انتخاب فرمایا۔کچھ عرصہ کے بعد ہی حکومت پاکستان نے قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کو بہاولپور یونیورسٹی میں بطور پروفیسر حدیث مقرر فرمایا تو قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے جن قابل ترین تلامذہ کو بہاولپور ساتھ لے جانے کے لئے منتخب فرمایا اُن میں آپ بھی شامل تھے۔حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بہاولپور یونیورسٹی سے

1965-1966ء میں ایم اے اسلامک لاءیعنی تخصص فی الفقہ والقانون الاسلامی کی سند حاصل کی اور حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فرمان پر اپنی مادرِعلمی مدرسہ انوار العلوم واپس آکر استاذ الحدیث، مفتی وصدر شعبہ افتاء کے فرائض سنبھالے۔ 1977ء میں حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی خواہش پر قبلہ مفتی صاحب جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور شیخ الحدیث وشیخ الادب العربی مقرر ہوئے اِسی دوران صدر انجمن تہذیب الاسلام مین مارکیٹ گلبرگ آپ کو جامعہ مسجد غوثیہ گلبرگ لے آئے۔ جہاں عرصہ 12 سال تک جامع مسجد غوثیہ کے خطیب رہے اور یہاں جامعہ غوثیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور 1990ء تک اِسی درسگاہ کے ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث رہے اور انتہائی خوش اسلوبی محنت خلوص اور لگن سے کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہم کنار ہوئے۔ بعد ازاں جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی قادری نے ماڈل ٹاؤن سوسائٹی سے چار کنال کا رقبہ حاصل کر کے قبلہ مفتی صاحب کے سپرد کیا اور اُن کے پُر خلوص تعاون کے ساتھ آپ نے ماڈل ٹاؤن سنٹرل کمرشل مارکیٹ میں اپنی ذاتی دینی درسگاہ کا آغاز فرمایا جو کہ تقریباً عرصہ 17 سال سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ جامعہ رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن میں درج ذیل شعبہ جات کی انتہائی کامیابی کے ساتھ سرپرستی فرمارہے ہیں۔ یہ جامعہ رضویہ ایک ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کے مینجنگ ٹرسٹی حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب آپکے بڑے بیٹے ڈاکٹر احمد سعید قادری ڈپٹی مینجنگ ٹرسٹی اور جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر سیکرٹری جنرل ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب کے



دوسرے صاحبزادے جناب علامہ محمد وحید قادری جامعہ کے ناظم وتعلیمات ومالیات ہیں۔ شعبہ جات:۔ شعبۂ تحفیظ القرآن، شعبۂ تجوید وقراءت، شعبۂ درس نظامی، شعبۂ کمپیوٹر لیب، شعبۂ تخصص فی الفقہ والحدیث والقانون الاسلامی اور شعبۂ نشر واشاعت شامل ہیں حضرت قبلہ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری کی جتنی بھی تصانیف ہونگی ان کی اشاعت کے لیے مستقلاً عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کے نام سے ادارہ معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ جس کے زیر اہتمام آپ کی تمام تصانیف اشاعت ہونگی اور وہی ادارہ آپ کی تمام مطبوعات کے حقوق کا تحفظ کرے گا۔ آپ کی تصانیف تقریباً 55 کے قریب ہیں جن میں خاص اہمیت کا حامل ترجمۂ قرآن مجید، عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن'' ہے جو کہ اس صدی کا ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ ہے جلد چھپ کر منظر عام پر آرہا ہے۔ انشاء اللہ ایمان افروز اور تحقیقی شاہکار و تصانیف خود مطالعہ کریں اور عزیز واقارب میں تحفۃً پیش کریں یہ آپ کی سعادت ہوگی اور اس سے خیر وبرکت کا وافر حصہ نصیب میں آئے گا انشاء اللہ۔

## آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں!

| | |
|---|---|
| (1)۔ درود وسلام وشانِ خیر الانام ﷺ | (29)۔ ردِ امکان کذب باری تعالیٰ |
| (2)۔ مقام علم وعلماء | (30)۔ شرح ''الفضل الموہبیے'' |
| (3)۔ خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت | (31)۔ معجزہ شق القمر |
| (4)۔ قاضی اور سربراہ مملکت | (32)۔ بیعت کی اہمیت وضرورت |
| (5)۔ مسئلہ ایصال ثواب | (33)۔ مسئلہ تصویر (تصویر کا جواز) |

(6)۔ندائے یا محمد یا رسول اللہ ﷺ

(7)۔پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ

(8)۔شدید غصہ میں دی گئی طلاق کا شرعی حکم

(9)۔مسئلہ صلوٰۃ و سلام قبل اذان

(10)۔سورۂ یٰسٓ مع اردو ترجمہ و تفسیر

(11)۔عید اسلام

(12)۔معرفتِ خداوندی

(13)۔سورۂ ملک مع ترجمہ و تفسیر

(14)۔الشاہ احمد رضا بریلوی

(15)۔مسئلہ علم غیب و وسیلہ

(16)۔قرآن کیسے جمع ہوا؟

(17)۔مجموعہ حیات اولیاء

(18)۔شرح جامی کا اردو ترجمہ

(19)۔مسئلہ رفع یدین

(20)۔معجزات مصطفیٰ ﷺ

(21)۔افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(22)۔معاشیات نظامِ مصطفیٰ ﷺ

(34)۔نماز سے متعلق تین اہم مسئلے

(35)۔ تفسیر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

(36)۔تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم

(37)۔اسلام میں ٹیکسوں کی شرعی حیثیت

(38)۔حج اور قربانی

(39)۔نجاۃ الوالدین الکریمین

(40)۔پردہ کی شرعی حیثیت

(41)۔ذکر و وسیلہ

(42)۔عالم برزخ

(43)۔الوظائف القادریہ

(44)۔فضائل اہل بیت

(45)۔عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن

(46)۔حالات امام بخاری علیہ الرحمۃ

(47)۔جہاد اسلامی (اردو۔انگلش)

(48)۔مسائل و فضائل زکوٰۃ و صدقات
(اردو۔انگلش)

(49)۔اسلام کا قانون شہادت



(23)۔الیکشن یا سلیکشن

(24)۔اسلام میں داڑھی کی شرعی حیثیت

(25)۔تہتر اسلامی فرقے اور ان کی تاریخ و عقائد

(26)۔تحفۂ مومن

(27) قیام تعظیم

(28) شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(50)۔لباس مسنون

(51)۔علماء اور حکمرانوں کے درمیان تعلق کی اہمیت

(52)۔تحفۂ مکیہ

(53)۔تین اہم مسئلے (حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا۔ نمازی کے آگے سے گزرنا۔ نماز کے بعد دعا)

(54)۔شدید غصہ کی طلاق

(55)۔تنزیہ الغفار عن تکذیب الاشرار"
(رد امکان کذب)

اِن درج بالا کُتب کے علاوہ حضرت کا ماہانہ مجلّہ ماہنامہ البر لاہور کے نام سے عرصہ ۱۷ سال مکمل اور اٹھارویں سال کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ اُمت مسلمہ کے لئے بالخصوص شائع ہو رہا ہے انتہائی اہم موضوعات پر مضامین، تبصرے اور حالات حاضرہ پر اداریے اور لوگوں کے بزنس کی تشہیر اس کے حسن و قدر میں اضافے کا باعث ہو رہی ہے آج ہی اخبار ہاکر یا بک اسٹالز سے نام لے کر ماہنامہ البر لاہور طلب فرمائیں تا کہ آپ اپنے گھریلو ماحول کو دینی، روحانی اور اصلاحی پہلو میں خود کفیل بنائیں۔ یوں تو آپ کی ہر کتاب علم کا ایک خزانہ ہے مگر وہ کتابیں جو آپ نے کسی کے جواب میں "علمی و تحقیقی جائزہ" کے نام سے لکھیں یا کسی کی علمی و تحقیقی اغلاط کی نشاندہی میں لکھیں خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں مثلاً "درود و سلام شان خیر الانام" جناب جسٹس تقی عثمانی دیوبندی عالم کے جواب میں لکھی گئی اور "ڈاکٹر غلام مرتضٰے ملک کی کتاب توحید اور وجود باری تعالیٰ کا علمی و تحقیقی جائزہ" بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے آپکی کتب ایک

بحرِ بے کراں ہیں دینی روحانی اصلاحی علم حق کے متلاشی اِن کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ۱۹۹۸ء میں آپ نے علم نحو کی مشہور کتاب الکافیہ کی عربی شرح الوافیہ پر چار جلدوں پر مشتمل عربی میں تحقیق وتخریج لکھی الکافیہ جو کہ پورے عالم اسلام کے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی زبان میں شرح فرما کر پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی (دکتورہ) کی ڈگری حاصل کی۔ نیز طبیہ کالج لاہور میں چار سالہ طب کا کورس کر کے گورنمنٹ سے طبیب کی ڈگری بھی حاصل کی۔

**علمی ودینی ذوق:۔** آپ کے علمی ودینی ذوق کا یہ حال ہے کہ اپنی آبائی زمینیں اور مکانات جو آپ کے ورثے میں آئی تھیں سب بیچ کر مدرسہ اور لائبریری پر خرچ کر دیا اور سارا دن لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ اور تحریر وتدریس میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے صاحبزادوں کو بھی اسی لائن پر چلایا آپ کے بڑے صاحبزادے احمد سعید قادری ہومیوڈاکٹر اور بہترین عالم ہیں جامعہ کے وائس پرنسپل اور درس نظامی پڑھاتے ہیں اور دوسرے صاحبزادے علامہ محمد وحید قادری درس نظامی کے فاضل اور یونیورسٹی سے ایم۔اے ہیں وہ بھی جامعہ کے استاذ و ناظم اعلیٰ و تعلیمات ہیں اور تیسرے صاحبزادے علامہ محمود عبید قادری درس نظامی سے فارغ وانٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی لاء اینڈ شریعہ ہیں چوتھے بیٹے محمد حماد قادری نے ایف۔اے کے بعد درس نظامی شروع کیا جو درس نظامی کے دوسرے سال میں زیرتعلیم ہیں اور پانچویں سب سے چھوٹے بیٹے محمد باذل قادری قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔



**تفصیل غیر ملکی تبلیغی دورے، مناظرے:۔** قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب مصنف کتب کثیرہ، دینی خدمات کے جذبے سے اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہتے ہیں۔ صدر جنرل ضیاء الحق شہید کے زمانہ میں آپ نے چین کا انتہائی کامیاب سرکاری دورہ کیا۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی درخواست پر آپ جنوبی افریقہ کے کئی دورے کر چکے ہیں بلکہ ۱۹۸۶ء میں جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران (شہر کیپ ٹاؤن) مرزائیوں کے ساتھ تین دن تک مناظرہ ہوتا رہا آخر میں مرزائی لیڈر سلیمان ابراہیم لاجواب ہو کر مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح کے کئی مناظروں میں حضرت کاظمی علیہ الرحمۃ نے آپ کو بھیجا تو اُن کی دعا سے ہمیشہ آپ کامیاب وفتحیاب رہے۔

(لیڈی سمتھ) میں دیوبندی مولانا عبدالرزاق سے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر مناظرہ ہوا جس پر اُنہوں نے اقرار کیا کہ واقعی یہ عبارات گستاخانہ وکفریہ ہیں اس مناظرہ کی بھی کیسٹ موجود ہے آپ برطانیہ کا بھی چار دفعہ تبلیغی دورہ کر چکے ہیں ایک موقع پر آپ سلطان باہو ٹرسٹ یو۔کے ٹھہرے ہوئے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے (جنگ) لندن میں ختم نبوت کے حوالے سے ایک بیان دیا جس پر گرفت کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے اسے بھی مناظرہ کا چیلنج کیا جو کہ برطانیہ (جنگ) اخبار کی شہ سُرخی سے یہ خبر شائع ہوئی جس پر مرزا طاہر احمد نے مناظرہ کرنے اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اسی طرح آپ متحدہ عرب امارات کئی مرتبہ تبلیغی دورے فرما چکے ہیں۔ یورپین ممالک جرمنی، بالجیم، ہالینڈ، انگلینڈ، ساؤتھ افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے بھی دورے کر چکے ہیں اُن ممالک کے علاوہ تقریباً اکثر ممالک میں

آپ کے کثیر تعداد میں مریدین ہیں علاوہ ازیں پاکستان میں بھی ارادتمندوں کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے چونکہ کویت میں حلقہ ءارادت ہے وہاں ایک مرتبہ تشریف لے گئے تو دورۂ کویت کے دوران کویت کے سابق وزیر برائے مذہبی امور شیخ طریقت علامہ سید یوسف ہاشم الرفاعی جودین اسلام اور خصوصاً مسلک اہل سنت کی مثالی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کی موجودگی میں قبلہ مفتی صاحب نے عربی میں خطاب فرمایا اور اعلیحضرت کے کچھ نعتیہ کلام حدائق بخشش کا بھی عربی میں ترجمہ کرکے اس کی تشریح فرمائی۔ جس پر قبلہ رفاعی صاحب بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام حدائق بخشش کا عربی ترجمہ فرمادیں۔ جو کہ مسلک حق اہل سنت کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اہل عرب اس سے خوب استفادہ کرسکیں گے آپ نے پاکستان میں بھی کئی مناظرے کئے جبکہ چیچہ وطنی میں ایک مشہور عیسائی پادری سعید المسیح سے کئی دن مناظرہ کیا آخر میں وہ بھی آپ کے علمی دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگیا اور توبہ کر کے مشرف بااسلام ہوگیا جو عیسائی پادری تائب ہوا اُس کا نام احمد سعید رکھا گیا آج کل وہ کراچی میں ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہے علاوہ ازیں موضع کمیر میں دربار شریف حضرت پناہ سے ملحقہ مسجد میں ایک قابض دیوبندی خطیب نے مناظرے کا چیلنج کیا جب حضرت مفتی صاحب علماء اہل سنت کی معیت میں وہاں پہنچے تو مذکورہ مولوی صاحب میدان سے بھاگ گئے۔ آخر میں ۱۲ ان بزرگوں کے اسماء گرامی جن سے آپکو خلافت ملی ہے۔



# شریعت و طریقت کی سندیں وخلافتیں

۱۔ حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ وقادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ کی خلافت۔

۲۔ استاذ العلماء وشیخ طریقت حضرت غلام جہانیاں علیہ الرحمہ (ڈیروی) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ چشتیہ معینیہ، فریدیہ کی خلافت۔

۳۔ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفےٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ نوریہ کی خلافت۔

۴۔ شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ مجددیہ کی خلافت۔

۵۔ مفتی عرب وعجم قطب مدینہ منورہ ضیاء الامۃ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ کی وسلسلہ اشرفیہ کچھوچھ شریف وسلسلہ نبہانیہ کی اور حضرت قطب مدینہ کو حضرت سیدنا علی حسین اشرفی کچھوچھہ شریف علیہ الرحمہ اور امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ سے براہ راست خلافت حاصل تھی۔

۶۔ استاذ العلماء فقیہ امت حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ (لاہوری) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ وحنفیہ (شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ) کی خلافت۔

۷۔ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین بغدادی علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت۔

٨۔ شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن زکریا مدنی انصاری (مدینہ منورہ) سے علوم شریعت کے ساتھ چاروں سلسلوں کی خلافت۔

٩۔ شیخ الاسلام حضرت امام سید محمد بن سید علوی مالکی مکی (مکہ مکرمہ) سے چاروں سلسلوں کے علاوہ جملہ بلادعرب وعجم کے مشائخ کبار کے جملہ سلاسل شریفہ کی اجازت وخلافت۔

١٠۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ (فیصل آبادی) سے خلافت۔

١١۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابو برکات سید احمد الوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے خلافت۔

١٢۔ سلطان الفقراء والصوفیہ حضرت غلام رسول ریاض آبادی (ملتانی) خلیفہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ سے خلافت۔ یہ تھیں آپ سے متعلق معلوماتی گزارشات جو کہ ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں۔

اللہ رب العزت ایسے پاکان امت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے امین

دعاگو

مینجر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

**نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم**

**"انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا"** (الاحزاب پ٢٢)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور تمہیں خوب صاف ستھرا فرمائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمارہا ہے کہ اس سے پہلے جو ہم نے تمہیں نصیحتیں فرمائی ہیں ان سے ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی کو خواہ وہ اعتقادی ہو یا عملی، دور کرے اور تمہیں خوب پاک وصاف اور ستھرا فرمائے۔ الحمدللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر بھرپور طریقہ سے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اعتقاد و کردار میں ایسا صاف وستھرا اور پاکیزہ بنایا کہ وہ پوری امت کی خواتین کے لئے حسین ترین نمونہ عمل بن گئیں لہٰذا امت مسلمہ کی خواتین کی ترقی ونجات اسی میں ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے نقش قدم پر چلیں۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولین اہل بیت ہیں اور اس آیت مذکورہ بالا کی اولین مصداق ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء واستدعاء سے سیدنا علی مرتضٰی وسیدہ طیبہ فاطمۃ زہراء وحسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اس لطف وعنایت الٰہیہ میں شامل ہو کر اس آیت کے مصداق وحقدار قرار پائے۔

اب سوال یہ ہے کہ

## اہلِ بیت کا معنی کیا ہے اور اہلِ بیت کون ہیں؟

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اہل بیت کے لفظی معنی ہیں ''گھر والے'' اور علماء نے قرآن وسنت کی روشنی میں فرمایا ہے کہ

اہل بیت تین طرح کے ہیں۔(۱) سکنی (۲) نسبی (۳) اعزازی

۱۔سکنی:۔ یعنی گھر میں قیام رکھنے والے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات داخل ہیں۔

۲۔نسبی:۔ یعنی جن کا حضور اکرم ﷺ سے نسبی ونسلی تعلق ہے اس میں حضرت فاطمہ، حضرت علی اور حسنین کریمین شامل ہیں۔

۳۔اعزازی:۔ وہ ہستیاں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل میں بطورِ اعزاز شامل فرمایا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**سلمان منا آل البیت**'' یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''**اُسامة منا آل البيت**'' یعنی اُسامہ ہمارے اہل بیت میں سے ہے پھر اعزازی اہل بیت میں وہ تمام مومن بھی شامل ہیں جو متقی اور پرہیزگار ہیں، جیسا کہ آپ نے فرمایا ''**کل تقی آل محمد**'' (مجمع الزوائد ۷/۶۹) یعنی ہر متقی مومن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت'' (الاحزاب:) میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں، کیونکہ آیت کا ماقبل اور مابعد یعنی سیاق وسباق اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ ''**عنکم**'' جمع مذکر کا صیغہ ہے جو مذکر کے لئے آتا ہے جبکہ ازواج مطہرات مؤنث



ہیں تو ان کے لئے بجائے ''عنکم'' اور ''ی طهرکم'' کے ''عن کن'' اور ''یطهر کن'' کے الفاظ آنے چاہئے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ اہل کے لئے قرآنِ کریم میں اور عربی زبان میں جمع مذکر کا ہی صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی بیوی کے حق میں قول اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں نقل کیا ''واذ قال لاهله امکثوا'' جبکہ وہ مؤنث تھیں تو موسیٰ علیہ السلام کو ''امکثی'' فرمانا چاہئے تھا مگر آپ نے ان کو آپ کے اہل ہونے کے اعتبار سے ''امکثوا'' فرمایا۔

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا، ''رحمة الله و برکاته علیکم اهل البیت'' (هود: ۷۳)

اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل حضرت خدیجہ سے فرمایا ''**زملونی**'' وغیرہ۔

دوسری بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات تو اسی آیت کی وجہ سے اہل بیت میں داخل ہیں جبکہ حضرت فاطمہ وعلی وحسنین کریمین رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اہلِ بیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ یعنی کچھ کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت میں سے بنایا ہے اور بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔ یعنی ازواجِ مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے جبکہ حضرت فاطمہ وعلی وحسنینِ کریمین رضی اللہ عنہم اور دیگر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔

یہی مسلک حق اہلسنت وجماعت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ زہراء وحضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہیں اور حکم تطہیر سب

کے لئے ہے۔

اب ہم فضائل اہل بیت پر مشتمل احادیث پیش کرتے ہیں۔

جن کی روشنی میں اہل بیت اطہار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان اعزہ وا قارب کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی ﷺ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ﴿حدیث نمبر ۱﴾

**أخرج سعيد بن منصور فی ” سننه “ عن سعيد بن جبير رضی الله عنه فی قوله تعالیٰ :**

**﴿قُلْ لَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ﴾**

**قَالَ : قُرْبیٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ**

### ﴿ترجمہ﴾

امام سعید بن منصور نے اپنی ” سنن “ میں سند کے ساتھ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے فرمان:

**﴿قُلْ لَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ﴾**

کی تفسیر میں روایت کیا کہ یہاں ”قربیٰ“ سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قرابت والے ہیں۔(۱)

---

(۱) اسے امام طبری نے جامع البیان ج ۱۱ ص ۱۴۲ میں روایت کیا اور اسی طرح امام محب طبری نے ”**ذخائر العقبیٰ**“ ص ۳۳ میں روایت کرتے ہوئے اسکی نسبت روایت امام ابن السری کی طرف فرمائی اور خود مصنف نے اسے **دُرِ منثور** ج ۵ ص ۷۰۱ میں روایت کیا اور امام بخاری کی **صحیح بخاری** ج ۳ ص ۲۸۸ میں اسی طرح ہے اور اس میں اسقدر زیادہ الفاظ روایت فرمائے۔

ترجمہ:۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا تو نے جلدی سے بات ختم کردی، بے شک نبی کریم ﷺ کا قریش کے ہر قبیلے کے ساتھ قرابت کا تعلق ہے تو مراد یہ ہے کہ میں تم سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میرے اور تمہارے درمیان جو رشتہ قرابت ہے اسے جوڑے رکھو (مجھے ایذاء پہنچا کر اسے نہ توڑو) ڈاکٹر غلام سرور قادری عرض کرتا ہے ”قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ“ والی آیت مبارکہ قرآن کی **سورة شوریٰ** اور آیت نمبر ۲۳ ہے۔ اور یہ کہ حافظ الحدیث امام سیوطیؒ نے **درمنثور** ج ۵ ص ۶۹۹ پر اس موضوع کی سب حدیثیں جمع فرما دی ہیں۔

﴿تشریح:﴾

## ﴿مودۃ قرابت﴾

''مودت قرابت کا معنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت والوں سے محبت اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان قرابت والوں کی محبت فرض ہے اس کے ترک پر اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ **اَلْقُرْبٰی** اور **اَلْقُرْبَۃُ** اور **اَلْقَرَابَۃُ** کے معنی ہیں رشتہ داری یعنی جن مسلمانوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری ہے خواہ نسبی لحاظ سے یا سسرالی مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس نسبت کی قدر کرتے ہوئے ان سے خصوصی محبت رکھیں۔



## ﴿حدیث نمبر۲﴾

**أخرج ابن المنذر ، وابن أبی حاتم ، ابن مردویه فی "تفاسیرهم" ، والطبرانی فی "المعجم الکبیر" عن ابن عباس رضی الله عنهما : لما نزلت هذه الآیة:**

**﴿قُل لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾**

**قَالُوا : یَا رَسُوْلَ اللهِ ، مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُهُمْ ؟**

**قال ﷺ : " عَلِیٌّ ، وَفَاطِمَةُ ، وَوَلَدَاهُمَا"**

﴿ترجمہ﴾

امام ابن المنذ اور امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اپنی تفسیروں میں اور امام طبرانی نے **معجم کبیر** میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

**﴿قل لا أسئلکم علیه أجرا الاالمودة فی القربیٰ﴾**

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ قرابت والے کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوئی ؟

آپ ﷺ نے فرمایا ''علی، اور فاطمۃ، اوران دونوں کے بچے۔(۱)

---

(۱) اس حدیث کو امام قرطبی نے " **الجامع لاحکام القرآن** ج۸ ص۲۱ امام فخر الدین رازی نے **تفسیر کبیر** ج۲۷ ص۱۶۶، امام طبرانی نے **معجم کبیر** ج۳ ص۴۷ (۲۶۴۱) / ۱۱:۳۵۱ (۱۲۲۵۹) امام ھیثمی نے **مجمع الزوائد** ج۹ ص۱۶۸/ ۷:۱۰۳ پر اور خود مصنف امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر **درمنثور** ج۵ ص۷۰۱ پر روایت کیا۔

## ﴿حدیث نمبر۳﴾

أخرج ابن أبی حاتم ، عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی :

﴿ومن یقترف حسنة﴾

قال: اَلْمَوَدَّةُ لِآلِ محمدٍ صلی الله علیه وآلہ وسلّم

### ﴿ترجمہ﴾

امام ابن ابی حاتم نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ومن یقترف حسنة﴾ کی تفسیر میں روایت فرمایا کہ

یہاں "حسنة" سے مراد آلِ محمد ﷺ کی محبت ہے۔(۱)

### ﴿تشریح﴾

"وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا" یعنی جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں گے (الشوری ۲۳)

"یَقْتَرِفْ" فعل مضارع ہے اس کا ماضی "اِقْتَرَفَ" ہے بمعنی "اِکْتَسَبَ" کام کرنا۔ کمانا

---

(۱) اس حدیث کو امام قرطبی نے اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن ج۸ ص۲۴ امام سمہودی نے جواهر العقدین ج۲ ص۱۳ اور دولابی نے الذرية الطاهرة ص۷۴ حدیث نمبر۱۲۱ کر کے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے قول کے حوالے سے اور امام سیوطی نے درمنثور ج۵ ص۷۰۱ پر روایت فرمایا۔



## ﴿حدیث نمبر۴﴾

أخرج أحمد ،و ترمذی و صححه ،و نسائی ، والحاکم عن المطلب بن ربیعة رضی الله عنهما قال :

قال رسول الله ﷺ : " وَاللهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِيْمَانٌ، حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَالْقَرَابَتِيْ "

### ﴿ترجمہ﴾

امام احمد اور امام ترمذی نے اسکو صحیح قرار دیکر، امام نسائی اور امام حاکم نے مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنھما سے روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ کی قسم؛ کسی مسلمان کے دل میں ایمان اسوقت تک داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت (رشتہ داری) کے لئے تم سے محبت نہ کرے۔(۱)

### ﴿تشریح﴾

حب رسول وآلِ رسول اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب رسول وآلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ایمان قبول نہیں۔ "یُحِبُّکُمْ لِلّٰہ" اللہ کے لئے

---

(۱) اس حدیث کو امام احمد نے مسند ج۱ ص۳۴۲ (۱۷۸۰) ج۵ ص۱۷۲ (۱۷۰۶۱) اور امام ترمذی نے صحیح ترمذی ج۵ ص۶۱۰ (۳۷۵۸) اور امام نسائی نے ج۵ ص۵۱ (۸۱۷۵) اور امام حاکم نے مستدرک ج۴ ص۸۵ (۶۹۶۰) پر روایت کیا ہے۔

محبت اس سے ایمانی محبت مراد ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے اس کے ایمان کی وجہ سے ہونا ضروری ہے اور "لِقَرابَتِی" سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کی وجہ سے محبت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان رشتہ داروں سے دوگنی محبت ہونی چاہیے ایک ان کے ایمان کی وجہ سے اور دوسری ان کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے۔



## ﴿حدیث نمبر ۵﴾

**أخرج مسلم ، والترمذی ، و النسائی عن زيد بن أرقم رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال :" أذكِرُكُمُ اللهَ فِي أهلِ بَيتِي "**

### ﴿ترجمہ﴾

امام مسلم وترمذی اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں خدا (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔ (۱)

### ﴿تشریح﴾

"أذكِرُكُمْ" "تَذْكِير" سے ہے جس کا معنی ہے "یاد دلانا"

---

(۱) صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۸۷۳ (۳۶) نسائی ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور امام ترمذی نے بھی اسے روایت کیا۔ امام احمد نے مسند ج ۵ ص ۳۹۲ (۱۸۷۸۰) اور امام ابن خذیمہ نے اپنی صحیح میں ج ۴ ص ۶۲ (۲۳۵۷) پر روایت کیا۔

## حدیث نمبر ۶

أخرجه ترمذی وحسنه ، والحاکم عن زید بن أرقم رضی الله عنه قال:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إنی تارك فیکم ما إن تمسکتم به لن تضلوا بعدی : کتاب الله ، وعترتی أهل بیتی - ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ، فانظروا کیف تخلفونی فیهما۔

### ترجمہ

امام ترمذی نے سند کے ساتھ روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور حاکم نے اسے سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک میں تم میں دو چیز چھوڑنے والا ہوں کہ تم جب تک اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے میرے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) میری عترت (یعنی میرے گھر والے میرا کنبہ) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آ پہنچیں گے۔ تو دیکھو تم میرے بعد ان دونوں سے کیسا برتاؤ کرتے ہو۔ (۱)

---

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۶۲۶ (۳۷۸۸) ترمذی میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک چیز دوسری چیز سے بڑی ہے یعنی اللہ کی کتاب میری عترت سے بڑی شان والی ہے اللہ کی کتاب اللہ کی آسمان سے لٹکائی گئی رسی ہے (جو اس سے وابستہ ہو گیا وہ اللہ تک پہنچ گیا) مستدرک امام حاکم ج ۳ ص ۱۶۰ (۴۷۱۱) امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث شیخین یعنی بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے مگر انہوں نے اپنی کتابوں میں اسے روایت نہ کیا اور امام ذہبی نے بھی امام حاکم کی اس بات سے اتفاق فرمایا۔



## تشریح

ترمذی کی ایک روایت میں ''ما إن تمسکتم'' کی بجائے ''ما إن اخذتم'' کے الفاظ ہیں۔ دونوں طرح کے الفاظ ''ما إن تمسکتم'' اور ''ما إن اخذتم'' میں لفظ ما موصولہ ہے اور ''ان تمسکتم'' اور ''ان اخذتم'' اس کا صلہ ہے۔

### عترت سے مراد

امام تورپشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عترت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریب ترین نسل کے لوگ اور آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور ان سے تمسک اور ان کو لینے سے مراد ان کی محبت اور ان کا احترام اور ان کی مروی احادیث پر عمل اور ان کی بات پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ہے۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی شان ہے کہ ان سے محبت ، ان کی روایت کردہ احادیث پر عمل اور ان کے اقوال پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ضروری ہے جیسا کہ آپ کا فرمان ہے۔

''أصحابی کالنجوم بأیهم اقتدیتم اهتدیتم'' کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے

(مرقاۃ۔ ۱۰ ص ۳۰)

## ﴿حدیث نمبر ۷﴾

أخرج عبد بن حميد فى (مسنده) عن ذيد بن ثابت رضى الله عنه قال:

قال رسول الله ﷺ "اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمْ مَااِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ بَعْدِیْ لَنْ تَضِلُّوْا : كِتَابُ اللهِ ،وَعِتْرَتِیْ أَهْلُ بَيْتِیْ۔ اِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام حمید نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں کہ جب تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تم میرے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے گھر والے۔ بے شک یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گی۔ (۱)

(۱) "المنتخب" ص۱۰۷۔۲۴۰ اور "المسند" ج۶ ص۲۳۲ (۲۱۰۶۸)/ ۲۴۴ (۲۱۱۴۵)۔ الہیثمی "مجمع الزوائد" ج۹ ص۱۶۲ اور ان دونوں کتابوں میں یہ لفظ ہے "انی تارك فيكم خليفتين" کہ میں اپنے بعد تم میں اپنے جانشین چھوڑنے والا ہوں۔ اور اسی طرح امام ابن ابی شیبہ کی "المنصف" ج۶ ص۳۱۳ (۳۱۶۷۰) اور فسوی کی "المعرفة و التاريخ" ج۹ ص۵۳۷ میں بھی یہ الفاظ ہیں۔



## ﴿حدیث نمبر ۸﴾

أخرج أحمد وأبويعلى ،عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال:

" اِنِّیْ اُوْشِكُ أَنْ اُدْعٰى فَأُجِيْبَ ،وَاِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ۔ كِتَابُ اللهِ وَ عِتْرَتِیْ أَهْلُ بَيْتِیْ ۔وَاِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ اَخْبَرَنِیْ ،أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ،فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِيْهِمَا"

### ﴿ترجمہ﴾

امام احمد اور امام ابویعلی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سند کے ساتھ حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک عنقریب مجھے (اللہ کی طرف سے روانگی کے لئے) بلایا جائے گا تو میں دنیا سے پردہ فرما جاؤں گا اور بے شک میں تم میں دو بڑی شان والی چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت میرے گھر والے (ازواج مطہرات اور اولاد) اور بے شک (اللہ) لطیف وخبیر ذات نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گی تو دیکھو تم میرے بعد ان کے بارے میں کیسا برتاؤ کرتے ہو۔ (۱)

(۱) مسند ج۳ ص۳۹۳ (۱۰۷۴۷) مسند ابی یعلی ج۲ ص۶ (۱۰۱۷)/ ج۹ ص۱۰۲۳/ ۴۷ (۱۱۳۵)۔

## ﴿تشریح﴾

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت وہی ہے جس نے قرآن کو سینے سے لگایا اور اس کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا وراس کی تبلیغ کی اس طرح قرآن عترت کے ساتھ ہوگیا حتی کہ قیامت کے دن قرآن اور حضور کی عترت اکٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حوض کوثر پر جاملیں گے۔



## ﴿حدیث نمبر ۹﴾

**أخرج الترمذی و حسنه ، والطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال :**

**قال رسول الله ﷺ : " أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ ، وَ أَحِبُّونِی لِحُبِّ اللّٰهِ ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِی لِحُبِّی "**

## ﴿ترجمہ﴾

امام ترمذی نے سند سے روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور طبرانی نے (بھی اسے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت کرو۔ (۱)

## ﴿تشریح﴾

اس حدیث میں محبت کے وجوہ واسباب بیان کئے گئے ہیں کہ اللہ سے تو اس لئے محبت ہونی چاہیے کہ وہ ہمارا خالق ہے رازق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لئے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے محبوب ہیں اور آپ کی عترت سے اس لئے کہ وہ آپ کی عترت ہے۔

---

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۶۲۲ (۳۷۸۹) ومعجم کبیر طبرانی ج ۳ ص ۴۶ (۲۶۳۸) اور اسے امام حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا ج ۳ ص ۱۶۲ (۴۷۱۶) اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے اور انہوں نے اپنی صحیحین میں اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے امام حاکم سے اتفاق کیا اور امام بیہقی نے اسے اپنی کتاب شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳ (۱۳۷۸) میں روایت کیا اور امام سمہودی نے "جواہر العقدین" ج ۲ ص ۲۲۸ میں روایت کرکے فرمایا کہ امام ابن جوزی پر تعجب ہے کہ انہوں اس حدیث کو " **علل متناهیه** " (ضعیف حدیثوں کے مجموعہ) میں ذکر کیا۔

## ﴿حدیث نمبر۱۰﴾

أخرج البخاری عن أبی بکر الصدیق رضی الله عنه قال :

اِرقَبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِیْ أهلِ بَیْتِهٖ ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام بخاری نے سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ فرمایا: محمد ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں خاص خیال رکھو۔ (۱)

''اِرقَبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِیْ أهلِ بَیْتِهٖ '' اور بعض سندوں میں ''اِرقَبُوا '' کی جگہ ''اِحفَظُوا '' ہے یعنی حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کی حفاظت کرو آپ ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں یعنی ان سے محبت و احترام سے پیش آؤ۔

(۱) صحیح بخاری '' باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ ج۳ص۲۵(۳۷۱۳) / باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما ص۳۲(۳۷۵۱) امام سمہودی نے ''جواهر العقدین '' ج۲ص۳۱۱ میں روایت کیا ہے اور اسکی نسبت صحیح بخاری کی طرف کی۔ اور اس حدیث کو امام دار قطنیؒ نے کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا اور بعض حدیثوں کی سند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے۔



## ﴿حدیث نمبر۱۱﴾

أخرج الطبرانی ،و الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنهماقال :

قَالَ رسولُ اللهِ ﷺ : '' یَابَنِیْ عَبدِ الْمُطَّلِبِ ،اِنِّیْ سَأَلْتُ اللهَ فِیْکُمْ ثَلَاثًا : أَن یُثَبِّتَ قُلُوبَکُمْ ،وَأَن یُعَلِّمَ جَاهِلَکُمْ ،وَ یَهْدِیَ ضَالَّکُمْ ،وَسَأَلْتُهُ أن یَجْعَلَکُمْ جُوْدَاءَ ،نُجَدَاءَ ،رُحَمَاءَ،فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ ، فَصَلّٰی وَصَامَ،ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ ،دَخَلَ النَّارَ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی اور امام حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد المطلب کی اولاد ! میں نے تمہارے بارے میں اللہ تعالی سے تین دعائیں مانگی ہیں ایک یہ کہ وہ تمہارے دلوں کو (اسلام پر ) ثابت و قائم رکھے، اور دوسری یہ کہ تمہارے جاہل اور ان پڑھ کو دین کا علم دے اور تمہارے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھائے ،اور تیسری یہ دعا کی ہے کہ اللہ تمہیں کریم و سخی بنائے ،آپس میں مہربان کردے۔ تو اگر ایک شخص رکن اور مقام کے درمیان

کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اس حال میں مر جائے کہ حضرت محمد ﷺ کے گھرانے والوں سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا۔ (۱)

---

(۱) **المعجم الکبیر** ج ۱۱ ص ۱۴۲ (۱۱۴۱۲) **المستدرک** ج ۳ ص ۱۶۱ (۴۷۱۲) امام حاکم نے اس حدیث کو روایت کے بعد اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے اتفاق فرمایا۔ اور ان دونوں کتابوں میں "**قلوبکم**" کی بجائے "**قائمکم**" ہے "**قلوبکم**" کی صورت میں معنی یہ ہے کہ اللہ تمہارے دلوں کو دین اسلام پر ثابت رکھے اور "**قائمکم**" کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے ہر اس شخص کو ثابت قدم رکھے جو دین اسلام کی مدد کے لئے کھڑا ہے۔ میں جن نسخوں کی طرف رجوع کیا ماسوائے ایک نسخہ کے سب بڑے بڑے قلمی نسخوں میں یہی لفظ ہے۔



## ﴿حدیث نمبر ۱۲﴾

**أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما ، أن رسول الله ﷺ قال :**

**" بُغْضُ بَنِی هَاشِمٍ وَ الْاَنصارِ ، کُفْرٌ - وَ بُغْضُ الْعَرَبِ ، نِفَاقٌ "**

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بنی ہاشم (مہاجرین) اور انصار سے بغض کفر اور اھل عرب سے بغض منافقت ہے۔ (۱)

---

(۱) معجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۱۸ (۱۱۳۱۲)

## ﴿حدیث نمبر ۱۳﴾

**أخرج ابن عدی فی "الاکلیل" عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال :**

**قال رسول الله ﷺ: "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ،فَهُوَ مُنَافِقٌ"**

﴿ترجمہ﴾

امام ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ "الاکلیل" میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (۱)

---

(۱) اسے امام سمہودی نے **جواھر العقدین** ج ۲ ص ۲۵ میں روایت کر کے اس کی نسبت امام دیلمی کی مسند کی طرف کی۔ اور کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم منافقوں کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اسے امام احمد نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت فرمایا الفاظ حدیث انہیں کے روایت کردہ ہیں اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور کتاب مذکور کے قلمی نسخہ میں مصنف کا خط (۱۲۰ ورق اب) اجازت کے ساتھ اس کا قول دیلمی والی حدیث ابی سعید کی روایت کے لکھا ہے کہ امام احمد کی "**المناقب**" میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ "**من ابغضنا أهل البیت منافق**" کہ جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔



## ﴿حدیث نمبر ۱۴﴾

**أخرج ابن حبان فی "صحیحه" و الحاکم عن أبی سعید رضی الله عنه قال :**

**قال رسول الله ﷺ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ ،لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ ،اِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ"**

﴿ترجمہ﴾

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہمارے اہل بیت کے ساتھ جو شخص بھی بغض رکھے گا اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ (۱)

---

(۱) **صحیح ابن حسان** (الاحسان) ج ۱۵ ص ۴۳۵ (۶۹۷۸) **المستدرك** ج ۳ ص ۱۶۲ (۴۷۱۷) امام حاکم نے اس حدیث کے روایت کرنے کے بعد فرمایا یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے اپنی صحیحین میں روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی۔

## ﴿حدیث نمبر ۱۵﴾

أخرج الطبرانی عن الحسن ابن علی رضی الله عنهما ،أنه قال لمعاوية بن خديج: يَامُعَاوِيَةَ بنَ خَدِيجٍ ،اِيَّاكَ وَ بُغضَنَا ،فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال :
''لَا يُبغِضُنَا أحدٌ ،لَايَحسُدُنَا أحدٌ ،اِلَّا ذِيدَ يَومَ القِيَامَةِ عَنِ الحَوضِ بِسِيَاطٍ مِن نَّارٍ''

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے سند کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا آپ نے حضرت معاویہ بن خدیج سے فرمایا۔ اے معاویہ بن خدیج اپنے آپ کو ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچانا ، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ جو بھی بغض رکھے گا ، ہمارے ساتھ حسد کرے گا قیامت کے دن حوض کوثر سے آگ کے کوڑوں کے ساتھ دور کیا جائے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الکبیر ج ۳ ص ۸۱ (۲۷۲۶) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۰۳ (۲۴۲۶) اور ''ذید'' ماضی مجہول ہے اس کا مصدر ذود ہے، دور کرنا۔ دفع کرنا۔



## ﴿حدیث نمبر ۱۶﴾

أخرج ابن عدی ،والبیهقی فی '' شعب الایمان'' عن علی رضی الله عنه قال:
قال رسول الله ﷺ '' مَن لَّم يَعرِف حَقَّ عِترَتِي وَالأَنصَارِ ، فَهُوَ لِاِحدَى ثَلَاثٍ :اِمَّا مُنَافِقٌ ،وَاِمَّا لِزَنيَةٍ ،وَاِمَّالِغَيرِطُهُورٍ''
يَعنِي حَمَلَتهُ أُمُّهُ عَلَى غَيرِ طُهرٍ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام ابن عدی نے ( کامل ) میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' جس نے میرے گھرانے والوں اور انصار کا حق نہ پہچانا اس میں تین باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ (۱)

(۱) یا تو وہ منافق ہوگا۔

(۲) یا زنا کی پیداوار ہوگا۔

(۳) یا ناپاکی کا بچہ ہوگا یعنی اس ( بچہ ) کی ماں ناپاکی ، کی حالت میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

(۱) '' الکامل لابن عدی '' ج ۳ ص ۱۰۶ '' شعب الایمان '' ج ۲ ص ۲۳۲ ( ۱۴۱۴ ) اور اسے امام دیلمی نے بھی الفردوس ج ۳ ص ۶۲۶ ( ۵۹۵۵ ) اور امام سمہودی نے '' جواهر العقدين '' میں اس حدیث کو امام ابوالشیخ کی کتاب '' التواب '' کے حوالہ سے نقل فرمایا۔

## ﴿حدیث نمبر ۱۷﴾

أخرج الطبرانی فی "الأوسط"

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال :

آخِرُ مَاتَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ الله ﷺ "اِخلُفُونِیْ فِیْ أهلِ بَیتِیْ"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے " اوسط " میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی کہ تم میرے بعد میرے گھرانے والوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ (۱)

---

(۱) مجمع الزوائد للهیتمی ج۹ص۱۶۳ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔
(یاد رہے کہ متعدد سندوں کی وجہ سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے ڈاکٹر غلام سرور قادری)



## ﴿حدیث نمبر ۱۸﴾

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن الحسن بن علی رضی الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: "اَلْزِمُوْا مَوَدَّتَنَا أهلِ البَیتِ ،فَاِنَّهُ مَن لَقِیَ اللهَ وَهُوَ یَوَدُّنَا،دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا ،وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ ،لَا یَنفَعُ عَبْدًا عَمَلٌ ،اِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ حَقَّنَا"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی جو شخص اللہ سے اس حال میں جاملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہوگا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کو اس کا نیک عمل جو اس نے کیا فائدہ نہ دے گا جب تک وہ ہمارا حق نہ پہچانے گا۔ (۱)

---

(۱) المعجم الاوسط ج۳ص۱۲۲(۲۲۵۱) اور امام قاضی عیاضؒ شفاء شریف ج۲ص۴۸ میں اہل بیت کے حق کو پہچاننے سے مراد ان کے نبی ﷺ کے ساتھ قریبی تعلق کو پہچاننا ہے جو اس تعلق کو پہچانے گا وہ اس وجہ سے ان کے حق و احترام کے لزوم و وجوب کو جان لے گا۔

## حدیث نمبر ۱۹

أخرج الطبرانی فی " الأوسط " عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال : خطبنا رسولُ اللهِ ﷺ فسمعته وهو یقول :

" أیُّها النَّاسُ ،مَن أبغضَنا أهلَ البیتِ ،حشرَهُ اللهُ تعالىٰ یومَ القِیامَةِ یهُودِیًا"

### ترجمہ

امام طبرانی اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا جس میں آپ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ

اے لوگو! جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا قیامت کے دن اللہ اسے یہودی کر کے اٹھائے گا (یہ اشارہ ہے کہ وہ یہود ہو کر مرے گا)۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۵ ص ۱۴ (۲۰۱۱)



## حدیث نمبر ۲۰

أخرج الطبرانی فی " الأوسط " عن عبد الله بن جعفر رضی الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول:

" یا بَنِی هاشمٍ ،إنِّی قد سألتُ اللهَ أن یَجعَلَکم نُجداءَ رُحماءَ ، وَسألتُهُ أن یَهدِیَ ضالَّکم ،وَیُؤمِنَ خائِفَکم ،وَیُشبِعَ جائِعَکم ،وَالّذِی نَفسِی بِیَدِهِ،لَایُؤمِنُ أحدٌ حتّی یُحِبَّکم بِحُبِّی، أتَرجُونَ أن تدخُلُوا الجنَّةَ بِشَفَاعَتِی،وَلا یَرجُوهابَنُو عَبدِ المُطَّلِبِ۔

### ترجمہ

امام طبرانی نے ''اوسط'' میں حضرت جابر بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے بنی ہاشم! میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ تمہیں سخی مہربان بنائے اور یہ بھی دعا کی کہ تمہارے بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھائے اور تمہارے ڈرنے والوں کو بے خوف کرے اور تمہارے بھوک والوں کا پیٹ بھرے اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے کیا تم امید کرتے ہو کہ تم میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گے اور بنی مطلب اسکی امید نہیں رکھتے۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۸ ص ۳۴۳ (۷۷۵۷)

## ﴿حدیث نمبر۲۱﴾

أخرج ابن أبی شیبة، و مسدد فی " مسند یهما " والحکیم الترمذی فی " نوادر الأصول " وأبو یعلی ،والطبرانی عن سلمة بن الأکوع رضی الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ : "اَلنُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ، وَأَهْلُ بَيْتِى أَمَانٌ لِأُمَّتِى" ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسدد نے اپنی مسندوں میں اور امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور امام ابو یعلی اور طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔ (۱)

---

(۱) المطالب العالیه ابن حجر ج۴ص۲۶۲(۳۹۷۲) مختصر اتحاف السادة المهمرة للبوصیری ج۵ص۲۱۰(۷۵۳۶) نوادر الاصول ج۲ص۱۹۹،۱،المعجم الکبیر ج۷ص۲۲(۶۲۶۰) اور اسے فسوی نے "المعرفة و التاریخ " ۱ص۵۳۸،اور طبری نے "ذخائر العقبی " ص۱۴۹ اور متقی ہندی نے کنز العمال ج۱۲ص۱۰۱ اور رویانی نے " مسند " ج۲ ص۲۵۳(۱۱۵۲) ۲۵۸(۱۱۶۴/۱۱۶۵) میں نقل کیا۔



## ﴿حدیث نمبر۲۲﴾

أخرج البراز عن أبی هریرة رضی الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ : " إِنِّى خَلَّفْتُ فِيكُمُ اثْنَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا أَبَدًا : كِتَابُ اللهِ ،وَنَسَبِى ،وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام براز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم ان (کو مضبوطی سے تھامنے) کے بعد کبھی نہیں بھٹکو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میرا نسب ہے اور یہ دونوں ایک دوسری سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گی۔ (۱)

---

(۱) کشف الاستار للهیتمی ج ۳ ص ۲۲۳ (۱۱۶۵) میں نقل کیا ہے اسی طرح اسے مجمع الزوائد ج ۹ص ۱۶۳ میں نقل کیا۔

## حدیث نمبر ۲۳

أخرج البزار عن علی رضی الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ : ''اِنِّی مَقبُوضٌ وَاِنِّی قَد تَرَکتُ فِیکُمُ الثَّقلَینِ :کِتَابُ اللّٰهِ ،وَأهلَ بَیتِی وَاِنَّکُم لَن تَضِلُّوابَعدَ هُمَا۔

### ترجمہ

امام بزار نے حضرت علی کرم وجہ اللہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں پردہ فرمانے والا ہوں اور بے شک میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت اور بے شک تم ان دونوں کو (تھامنے) کے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للهیتمی ج۳ص۲۲۱(۲۶۱۲) اس میں ہے کہ قیامت ہرگز قیام ہوگی حتی کہ (وہ وقت آجائے گا کہ) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو ایسے ڈھونڈھا جائے گا جیسے کسی گمشدہ چیز کو ڈھونڈھا جاتا ہے اور وہ پھر بھی نہیں ملتی اسی طرح اسے مجمع الزوائد ج۹ص۱۶۳ پر روایت کیا۔



## حدیث نمبر ۲۴

أخرج البزار عن عبدالله بن الزبیر رضی الله عنهما ،أن النبی ﷺ قال : '' مَثَلُ أهلِ بَیتِی ،مَثَلُ سَفِینَةِ نُوحٍ ،مَن رَکِبَهَانَجا،وَمَن تَرَکَهَاغَرَقَ''۔

### ترجمہ

امام بزار نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔(۱)

(۱) کشف الاستار للهیتمی ج۳ص۲۲۱(۲۶۱۳) اور اسی طرح مجمع الزوائد ج۹ص۱۶۸ میں روایت کیا ہے ۔

## ﴿حدیث نمبر ۲۵﴾

أخرج البزار عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال ﷺ:

:"مَثَلُ أَهلِ بَيتِی ،مَثَل سَفِينَةِ نُوحٍ ، مَن رَكِبهَانَجا،وَمَن تَرَكَهَاغَرَق"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام بزار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

---

(۱) کشف الاستار للهیتمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۵) اسی طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸ (۲۶۳۸) اور اسے امام ابونعیم نے حلیه میں روایت کیا ج ۴ ص ۳۰۶۔



## ﴿حدیث نمبر ۲۶﴾

أخرج الطبرانی عن أبی ذر رضی الله عنه ،سمعت رسول الله ﷺ يقول : " مَثَلُ أَهلِ بَيتِی فِيكُم ؟ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِی قَومِ نُوحٍ ،مَن رَكِبهَا نَجا ' وَمَن تَخلَّفَ عَنهَا هلَكَ۔ وَمَثَلُ حِطَّةِ بَنِی اِسرَائِيلَ"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم میں میرے گھر والوں کی مثال (ایسی ہے جیسی) قوم نوح میں کشتی نوح کی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا (وہ) نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (وہ) ہلاک ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کے **حطة** کی مثال ہے (۱)۔

(ڈاکٹر غلام سرور کہتا ہے کہ **حطة** سے مراد سورۃ بقرہ میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کو کہا گیا کہ بیت المقدس کے دروازہ میں داخل ہو اور **حطة** کہتے ہوئے یعنی اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے مگر بنی اسرائیل نے **حطة** کی بجائے " **حنطة** " کہا تو اللہ نے ایسا کہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرنے والا **حطة** کہہ رہا ہے اور ان سے محبت نہ کرنے والا **حنطة** کہنے والوں کی طرح ہلاک ہو رہا ہے)

---

(۱) المعجم الاوسط ج ۴ ص ۲۸۳ (۳۵۰۲) اور ج ۶ ص ۲۵۱ (۵۵۳۲) المعجم الصغیر ج ۱ ص ۳۹ اور اسے امام حاکم نے مستدرك میں روایت کیا ج ۲ ص ۳۴۷ (۳۳۱۲) اور امام بوصیری نے مختصر اتحف الخیره ج ۵ ص ۲۱۱ (۷۵۴۰) اور انہوں نے امام ابویعلی اور امام بزار کی طرف منسوب کیا اور الهیتمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۴)۔

## حدیث نمبر ۲۷

أخرج الطبرانی فی " الأوسط " عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه ، سمعت رسول الله ﷺ یقول : " اِنَّمَا مَثَلُ أهلِ بَیْتِی : کَمَثَلِ سَفِینَةِ نُوحٍ ،مَنْ رَکِبَهَا نَجَا،وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ ،وَاِنَّمَا مَثَلُ أهلِ بَیْتِی فِیکُمْ کَمَثَلِ حِطَّةِ بَنِی اِسرَائِیلَ ،مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَ لَهُ " ۔

### ترجمہ

امام طبرانی نے ''اوسط'' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھرانے کی مثال نوح کی کشتی کی سی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا پیچھے رہ گیا ڈوب گیا اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے **حطة** کی سی ہے جو اس میں داخل ہو یعنی **حطة** کہتا ہوا داخل ہو نجات پا گیا۔(۱)

---

(۱) **المعجم الاوسط** ج۶ص۴۰۶(۸۵۶۶) **المعجم الصغیر** ج۲ص۲۲۔



## حدیث نمبر ۲۸

أخرج ابن النجار فی " تاریخه " عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال :قال رسول الله ﷺ " لِکُلِّ شَیْءٍ أَسَاسٌ وَأَسَاسُ الْاِسْلَامِ : حُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَحُبُّ أَهلِ بَیْتِهِ " ۔

### ترجمہ

امام ابن نجار نے تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شیء کی بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی محبت ہے۔(۱)

---

(۱) مصنف نے اس حدیث کی روایت امام ابن النجار کی **تاریخ** کی طرف منسوب کیا انہوں نے اسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کیا اور جو بعض نسخوں میں ''**اخرج البخاری**'' لکھا ہے وہ ''**اخرج ابن النجار**'' سے تحریف ہے۔

## ﴿حدیث نمبر ۲۹﴾

أخرج الطبرانی عن عمر رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ "كُلُّ بَنِى أُنْثٰى فَإِنَّ عَصَبَتُهُمْ لِأَبِيهِمْ ،مَاخَلَا وُلْدِ فَاطِمَةَ ،فَإِنِّى عَصَبَتُهُمْ فَأَنَا أَبُوهُمْ"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب نواسوں ،نواسیوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ان کا عصبہ میں ہوں تو میں ان کا باپ ہوں وہ میری طرف منسوب ہوں گے۔(۱)

(۱) **المعجم الکبیر** ج۳ ص۴۴ (۲۶۳۱) اور اسے امام ھیثمی نے **مجمع الزوائد** میں روایت کیا ج۴ ص۲۲۴۔



## ﴿حدیث نمبر ۳۰﴾

أخرج الطبرانی عن فاطمة الزهراء رضی الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ "كُلُّ بَنِى أُمٍّ يَنْتَمُونَ إِلٰى عَصَبَتِهِمْ ،إِلَّا فَاطِمَةَ ،فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے حضرت فاطمہ الزہر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کا میں ہی ولی ہوں اور ان کا باپ میں ہوں۔ (۱)

(۱) مطبوعہ نسخوں میں وہی واقع ہے جو بیان کیا ہے۔امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اسی طرح دو قلمی نسخوں میں ہے لیکن باقی نسخوں میں وہ وارد ہے جو کتاب میں درج کیا گیا یہ مصادر کے مطابق ہے شاید یہ استدراک مصنف کی طرف سے واقع ہوا ہو، اور دوسرے نسخوں میں اس کی تصحیح نہ ہوئی ہو اور کتاب سے نشر ہو گئے ہوں۔

## حدیث نمبر ۳۱

أخرج الحاكم عن جابر رضى الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ " لِكُلِّ بَنِىْ أُمٍ عَصَبَةٌ يَنْتَمُوْنَ اِلَيْهِمْ ،اِلَّا اِبْنَىْ فَاطِمَةَ ،فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا " ـ

### ترجمہ

امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد اپنے باپ دادا کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر فاطمہ (الزہرا رضی اللہ عنہا) کی اولاد کا میں ولی ہوں اور انکا میں ہی باپ ہوں (۱)

(۱) مستدرك ج ۳ ص ۱۷۹ (۴۷۷۰) امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسے صحیح قرار دینے میں تامل کیا۔

(یعنی محض سند کے لحاظ سے جبکہ دوسری حدیثوں کی تائید سے یہ صحیح قرار پاتی ہے۔

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری)۔



## حدیث نمبر ۳۲

أخرج الطبرانى فى " الأوسط " عن جابر رضى الله عنه ،أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بنَ الخَطابِ رضى الله عنه يَقُوْلُ لِلنَّاسِ حِيْنَ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَلِيٍ رضى الله عنه : اَلَا تُهَنِّؤُنِىْ ! سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ " يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ ،اِلَّا سَبَبِىْ وَ نَسَبِىْ " ـ

### ترجمہ

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے اس وقت لوگوں کو بتایا جب انہوں نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (ام کلثوم) سے نکاح کیا کہ لوگو! کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دیتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا " کہ قیامت کے دن سب، سبب اور نسب ٹوٹ جائیں گے مگر میرا سبب (سرالی اور دامادی رشتہ) اور نسب نہیں ٹوٹے گا " کام آئے گا"۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۳۸۲ (۵۶۰۲) اور اسے امام بیہقی نے سنن کبری ج ۷ ص ۱۰۷ (۱۳۳۹۳) ج ۷ ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) اور طبرانی نے معجم الكبير ج ۳ ص ۴۵ (۲۶۳۵) اور دولابی نے " الذرية الطاهره " کے صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۲۱۹ اور امام طبرانی نے المعجم الكبير ج ۳ ص ۴۳ (۳۳۲۶) دونوں اس حدیث کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام "اسلم" سے روایت کیا۔

## حدیث نمبر ۳۳

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ "كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنقَطِعٌ يَومَ القِيَامَةِ ،اِلَّاسَبَبِیْ و نَسَبِیْ"۔

### ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سبب اور نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا سبب اور نسب نہیں ٹوٹے گا (۱)

---

(۱) اسے امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ج۹ ص۱۷۳ میں اور طبرانی نے معجم کبیر ج۲۰ ص۲۷ (۳۳) میں مسور بن مخرمة اور اسی طرح ج۳ ص۴۵ (۲۶۳۳) المعجم الاوسط ج۶ ص۳۸۲ (۵۶۰۲) اور بیہقی سنن کبری ج۷ ص۱۰۲ (۱۳۳۹۴) ص۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں روایت کیا۔



## حدیث نمبر ۳۴

أخرج ابن عساكر فی "تاريخه" عن ابی عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "كُلُّ نَسَبٍ وَصِهرٍ مُنقَطِعٌ يَومَ القِيَامَةِ اِلَّانَسَبِیْ وَ صِهرِیْ"۔

### ترجمہ

امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نسبی اور سسرالی رشتہ قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا نسبی اور سسرالی رشتہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

---

(۱) اسے امام طبرانی نے معجم الکبیر ج۳ ص۴۵ (۲۶۳۳) میں اور امام تمام رازی نے فوائد ج۲ ص۲۳۳ (۱۶۰۳) اور بیہقی نے سنن کبری ج۷ ص۱۰۲ (۱۳۳۹۵)۔ (۱۳۳۹۶) میں مسور بن مخرمة سے روایت کیا۔

## حدیث نمبر ۳۵

أخرج الحاكم عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "اَلنُّجُومُ أمَانٌ لِأهْلِ الْأرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأهْلُ بَيْتِى أمَانٌ لِأمَّتِى مِنَ الْإخْتِلَافِ، فَإذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اِخْتَلَفُوا، فَصَارُوا حِزْبَ اِبْلِيسَ"۔

### ترجمہ

امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستارے اہل زمین کے لئے غرق ہونے سے پناہ ہیں اور میرے گھرانے والے میری امت کے آپس میں اختلاف کرنے سے پناہ ہیں تو جب عرب کے کسی قبیلہ نے میرے گھرانے والوں سے اختلاف کیا تو میری امت میں ہمیشہ کے لئے اختلاف کا دروازہ کھل جائیگا تو وہ (حق بات سے اختلاف کرنے والے) شیطان کا گروہ ہو جائیں گے۔(۱)

(۱) مستدرک ج۳ص۱۶۲(۴۷۱۵)



## حدیث نمبر ۳۶

أخرج الحاكم عن أنس رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ "وَعَدَنِى رَبِّى فِى أهْلِ بَيْتِى: مَنْ أقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ، وَلِى بِالْبَلَاغِ أنَّهُ لَايُعَذِّبُهُمْ"۔

### ترجمہ

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے رب نے میرے اہل بیت سے وعدہ کیا کہ جس نے ان میں سے توحید کا اقرار کیا اور میرے حق میں دین کی تبلیغ کا، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔(۱)

(۱) مستدرک ج۳ص۱۶۳(۴۷۱۸)

## ﴿حدیث نمبر ۳۷﴾

أخرج ابن جرير في " تفسيره " عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى ﴿وَلَسَوفَ يُعطِيكَ رَبُّكَ فَتَرضَى﴾ قال: مِن رِّضَا مُحَمَّدٍ أن لَّايَدخُلَ أحَدٌ مِن أهلِ بَيتِهِ النَّارَ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿ولسوف يعطيك ربك فترضى﴾

کی تفسیر میں روایت میں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مرضی سے ایک یہ بات ہوگی کہ آپ کے گھرانے والوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ (۱)

---

(۱) جامع البيان ابن جرير ج ۱۲ص ۶۲۴ (۳۷۱۵) اور اسے خود مصنف نے ''الدر المنثور '' ج ۶ص ۶۴۰ اور قرطبی نے جامع احکام القرآن ج ۱۰ص ۸۲ میں نقل کیا اور امام دیلمی نے فردوس ج ۲ ص ۳۱ (۳۴۰۳) میں حضرت عبداللہ بن عمر نے ابن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے مانگا کہ وہ میرے گھرانے والوں میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرے تو اللہ نے مجھے یہ عطا فرمایا۔



## ﴿حدیث نمبر ۳۸﴾

أخرج البزار، وابو يعلى، والعقيلي، والطبراني، وابن شاهين عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول ﷺ " إنَّ فَاطِمَةَ أحصَنَت فَرجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام بزار نے اور امام ابویعلی اور امام عقیلی اور امام طبرانی اور امام ابن شاہین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک فاطمہ نے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کی تو اللہ نے اسکی اولاد پر دوزخ کو حرام ٹھہرادیا۔ (۱)

﴿تشریح﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کردار کو برائی سے پاک رکھنے والا مسلمان دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

---

(۱) کشف الاستار للهيتمي ج ۳ص ۲۳۵ (۲۶۵۱) المعجم الكبير للطبراني ج ۳ص ۴۱ (۲۶۲۵) المطالب العاليه ابن حجر ج ۴ص ۲۵۸ (۳۹۵۹) امام ابن حجر نے اس کی روایت کو امام ابویعلی اور بزار کی طرف منسوب کیا اور اسے امام تمام رازی نے فوائد میں روایت کیا ج ۱ص ۱۵۴ (۳۵۶) ص ۱۵۵ (۳۵۷) اور امام بوصیری نے مختصر اتحاف الخيرة ج ۹ص ۳۱۷ (۳۴۷۵) اور امام ابونعیم نے حلیه ج ۴ص ۱۱۸ میں روایت کیا۔

## ﴿حدیث نمبر ۳۹﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ لِفَاطِمَةُ رضی اللهُ عنها " إِنَّ اللهَ غَيرُ مُعَذِّبِكِ وَلا وَلَدِكِ "۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی فاطمہ (طیبہ طاہرہ) رضی اللہ عنہا سے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

---

(۱) المعجم الكبير ج۱۱ص۲۱ (۱۱۶۸۵)



## ﴿حدیث نمبر ۴۰﴾

أخرج الترمذی و حسنه عن جابر رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " يا أيها الناس ، إِنِّی تَرَكتُ فِيكُم مَاإِن أَخَذتُم بِهِ لَن تَضِلُّوا۔ كِتَابُ اللهِ وَ عِترَتِی "۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

اے لوگو! میں نے تم میں وہ چھوڑا ہے جب تک تم اس کو تھامے رہو گے ہرگز نہیں بھٹکو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میرا خاندان ۔ (۱)

﴿تشریح﴾ موطا امام مالک کی حدیث میں '' عِترَتِی '' کی بجائے '' سُنَّتِی '' ہے بلاشبہ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ عترت وہی ہے جس نے قرآن کریم کو اپنے سینے سے لگایا قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا دوسروں کو اس کی تبلیغ کی اور رسول اکرم ﷺ کی سنت پر سختی سے عمل پیرا ہوئے اس طرح حضور اکرم ﷺ کی عترت اور حضور اکرم ﷺ کالایا ہوا قرآن اور آپ کی سنت ایک ہی منزل کے نشان ہیں اور وہ منزل قرب و رضائے خداوندی، دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

---

(۱) الجامع الصحيح للترمذی ج۵ص۶۲۱ (۳۷۸۶) ملاحظہ فرمایئے تخریج حدیث نمبر ۶،۷،۸۔

## حدیث نمبر ۴۱

**أخرج الخطیب فی " تاریخه " عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ " شَفَاعَتِیْ لِاُمَّتِیْ :مَنْ أحَبَّ أهلَ بَیْتِیْ "۔**

### ترجمہ

امام خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے اس کے لئے میری شفاعت ہے جس نے میرے گھرانے والوں سے محبت کی۔(۱)

(۱) تاریخ بغداد ج۲ص۱۴۶۔



## حدیث نمبر ۴۲

**أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی عنهما قال: قال رسول الله ﷺ " أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِیْ ،أَهْلُ بَیْتِیْ "۔**

### ترجمہ

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کروں گا۔(۱)

### تشریح

حضور اکرم ﷺ کا سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کرنا ان کے آپ ﷺ کے قریب تر ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ یہ اصولی بات ہے کہ "اَلْحَقُّ لِلْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبُ" کہ حق اسی کا پہلے ہے جو زیادہ قریب ہے پھر اسکا جو اس کے بعد زیادہ قریب ہے اور یہ شفاعت ان کے درجات کی بلندی کے لئے ہوگی۔

(۱) تاریخ بغداد ج۲ص۱۲۶اص۔

## حدیث نمبر ۴۳

أخرج الطبرانی عن المطلب بن عبد الله بن حنطب ،عن ابیه قال: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَقَال " أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ؟ " قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ،قَالَ " فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعِتْرَتِيْ ".

### ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنھما سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جحفہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں کل قیامت کے دن تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا (کہ تم نے میرے بعد ان سے کیا سلوک کیا) قرآن کے بارے میں اور میرے خاندان کے بارے میں۔ (۱)

### تشریح

قرآن کے ساتھ کیا سلوک کیا یعنی کیا تم نے اسے سیکھا اور پر عمل کیا۔

(۱) المعجم الکبیر ج۱۲ ص۳۲۱ (۱۳۵۵۰)



## حدیث نمبر ۴۴

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ " لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ : عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ ،وَعَنْ مَالِهِ فِيْمَا أَنْفَقَهُ وَمِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ. وَعَنْ مَحَبَّتِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ ".

### ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر اس وقت تک ادھر ادھر حرکت نہ کر سکیگا جب تک اس سے چار باتوں کا جواب نہ لے لیا جائے گا۔ عمر کے بارے میں کہ کس کام میں گزاری اور جسم کی طاقت کے بارے میں کہ کہاں خرچ کی اور مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا اور میرے گھرانے سے محبت کے بارے میں۔ (۱)

(۱) المعجم الکبیر ج۱۱ ص۸۳ (۱۱۱۷۷) المعجم الاوسط ج۱۰ ص۱۸۵ (۹۴۰۲) اور اسے امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ج۱۰ ص۳۴۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں کچھ یہ الفاظ زائد ہیں " حضور اکرم ﷺ سے عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے گھرانے سے محبت کی نشانی کیا ہے امام ہیثمی نے اسے طبرانی کی اوسط کی طرف منسوب کیا ہے۔

## حدیث نمبر ۴۵

أخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول " أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الحَوضَ، أَهْلُ بَيْتِي "۔

### ترجمہ

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے حوض کوثر پر مجھ سے میرے گھرانے والے ملیں گے۔ (۱)

(۱) اسے متقی ھندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۴۱۷۸) میں روایت کیا۔



## حدیث نمبر ۴۶

أخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " أَدِّبُوا أَولَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ : حُبُّ نَبِيِّكُمْ ، وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ ، مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَ أَصْفِيَائِهِ "۔

### ترجمہ

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔ اپنے نبی کی محبت۔ اپنے نبی کے گھر والوں سے محبت اور قرآن پڑھنا۔ تو بے شک قرآن کے علم والے اس (قیامت کے) دن جس دن اللہ کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ کے رحمت کے سایہ میں، انبیاء اور نیک بندوں (ولیوں) ساتھ ہونگے۔ (۱)

### تشریح

قرآن والے وہ ہیں جو صحیح العقیدہ ہوں اور قرآن کا علم سیکھا اور آگے دوسروں کا سکھایا اور وہ جنھوں نے اس کام میں مدد کی اور کرتے ہیں۔

(۱) اسے متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۴۵۶ (۴۵۴۰۹) اور عجلونی نے کشف الخفاء ج ۱ ص ۷۴ (۱۵۷) میں نقل فرمایا۔

## حدیث نمبر ۴۷

أخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " أَثبَتُكُم عَلَى الصِّرَاطِ، أَشَدُّكُم حُبًّا لِأَهلِ بَيتِي وَأَصحَابِي "۔

### ترجمہ

امام دیلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل قیامت (کے دن) پل صراط پر تم میں سے وہ زیادہ ثابت قدم ہوگا جو میرے گھر والوں اور میرے صحابہ سے زیادہ محبت کرے گا ۔ (۱)

### تشریح

" اَثبَتُکُم " میں اثبت اسم تفضیل ہے اسی طرح " اَشَدُّ " بھی اسم تفضیل ہے۔حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ پل صراط پر وہی سب سے زیادہ ثابت ہوگا جو اپنے دل میں حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت کو جمع کرے گا۔الحمدللہ یہ سعادت اہل سنت کے ہی حصہ میں آئی ہے۔

---

(۱) اسے امام ابن عدی نے کامل میں ج۲ص۲۳۰۴ پر اور متقی ہندی نے کنز العمال ج۱۴ص۹۶ (۳۴۱۵۷) میں نقل کیا۔



## حدیث نمبر ۴۸

أخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " أَربَعَةٌ أَنَا لَهُم شَفِيعٌ يَومَ القِيَامَةِ : اَلمُكَرِّمُ لِذُرِّيَّتِي ، وَالقَاضِي لَهُم حَوَائِجَهُم ، وَالسَّاعِي لَهُم أُمُورَهُم عِندَمَا اضطُرُّوا ، وَالمُحِبُّ لَهُم بِقَلبِهٖ وَلِسَانِهٖ "۔

### ترجمہ

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں چار لوگوں کی قیامت کے (دن خاص) شفاعت کروں گا ایک اسکی جو میری اولاد کی تعظیم کرے گا دوسرا، اس کی جو ان کی ضرورتیں پوری کرے گا تیسرا، اس کی جو اسوقت ان کے کام کے لئے بھاگ ڈور کرے گا جب وہ مجبور ہوں گے اور چوتھا وہ جو ان (میرے گھرانے) کی دل اور زبان (دونوں) سے ان سے محبت کرے گا۔ (۱)

---

(۱) اسے امام طبری نے ذخائر عقبی ص۵۰ پر اور متقی ہندی نے کنز العمال ج۱۲ص۱۰۰ (۳۴۱۸۰) اور امام زبیدی نے اتحاف السادۃ المتقین ج۸ص۷۳ اور مسعودی نے جواهر العقدين ج۲ص۲۸۳ پر روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے ۔(ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری، عرض کرتا ہے کہ تمام محدثین ،فقہاء، اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں معتبر اور مقبول ہے )

## حدیث نمبر ۴۹

**أخرج الديلمى عن أبى سعيد رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ آذَانِىْ فِىْ عِتْرَتِىْ "۔**

### ترجمہ

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کا سخت غضب (عذاب) ہوگا جو میرے گھرانے کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائے گا ۔ (۱)

### تشریح

اس حدیث کی رو سے یزید پلید اور اسے کے ساتھی عبید اللہ بن زیاد خبیث وشمر وغیرہ جنہوں نے سیدنا امام حسین رضی اللہ اور ان کے خاندان کے چشم و چراغ اہل بیت تھے شہید کیا اور ستایا، وہ اللہ کے غضب کے مستحق ٹھیرے۔

---

(۱) اسے متقی ہندی نے **کنز العمال** ج۱۲ص۹۳ (۳۴۱۴۳) میں نقل کیا اور امام طبرانی نے **ذخائر عقبی** ص ۸۳ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے نقل کیا۔

(ترجمہ) اس شخص پر اللہ کا سخت غضب ہوگا اور اس کے رسول کا غضب اور فرشتوں کا غضب جس نے نبی کا خون بہایا یا اس کے گھرانے کے بارے میں اسے تکلیف پہنچائی اور طبری نے اسے امام علی بن موسی رضا کی طرف منسوب کیا۔



## حدیث نمبر ۵۰

**أخرج الديلمى عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْاٰكِلَ فَوْقَ شَبْعِهٖ ، وَالْغَافِلَ عَنْ طَاعَتِهٖ ، وَالتَّارِكَ لِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ ، وَالْمُخْفِرَ ذِمَّتَهٗ ، وَالْمُبْغِضَ عِتْرَةَ نَبِيِّهٖ ، وَالْمُؤْذِىْ جِيْرَانَهٗ "۔**

### ترجمہ

امام دیلمی نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو طلب سے زیادہ بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اسکو جو اپنے رب کی فرمانبرداری سے بے پروائی کرتا ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کی سنت کا تارک ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کے گھرانے والوں سے بغض رکھتا ہے اور اس کو جو اپنے پڑسیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ (۱)

---

(۱) اسے متقی ہندی نے **کنز العمال** ج۱۶ص ۸۷ (۱۶۴۵) میں نقل کیا اور اسے امام دیلمی کی طرف منسوب کیا اور اس حدیث کے بعض الفاظ کے شواہد حدیث نمبر ۱۴، ۱۵، ۱۹، اور ۴۹ میں گزر چکے ہیں۔

## ﴿حدیث نمبر ۵۱﴾

**أخرج الديلمی عن أبی سعيد رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "أَهْلُ بَيْتِیْ وَالْانصارُ كِرْشِیْ وَعَيْبَتِیْ، وَصَحابِیْ، وَمَوْضِعُ مَسَرَّتِیْ، وَأَمانَتِیْ۔ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ تَجاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ"۔**

### ﴿ترجمہ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ سے روایت کی رسول ﷺ نے فرمایا میرے گھرانے والے اور انصار میرا سرمایہ اور یہ میرے جسم کے ایک حصہ کی طرح ہیں اور میرے ساتھی اور اہل بیت میرے گھرانے والے اور میرا کنبہ ہیں میری خوشی کی جگہ ہیں اور میری امانت ہیں ان کے نیک کی نیکی کو قبول کرو اور جس سے غلطی ہو اس سے درگذر کرو (جبکہ غلطی حدود الھیہ میں سے نہ ہو۔ قادری)۔ (۱)

### ﴿تشریح﴾

کِرش کاف کی زیر اور عَيبَتِیْ عین کی زبر کے ساتھ۔ کرش خاندان اور عیبہ گھرانے والے، یہ اہل بیت اور صحابہ کی شان عظیم ہے

---

(۱) **الفردوس الديلمی** ج۱ص۴۰۷ (۱۶۳۵) اور امام ترمذی نے **ترمذی** کی ج۵ص۶۷۱ پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار بے شک میرے گھرانے والے میرا گھوارہ ہیں جہاں میں پناہ اور آرام پاتا ہوں اور بے شک میرا سرمایہ و مددگار انصار ہیں تو ان میں سے جس سے خطا ہو جائے اس سے درگذر کرنا اور جو ان میں سے نیکی کرے اسے قبول کرنا، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔



## ﴿حدیث نمبر ۵۲﴾

**أخرج أبو نعيم عن عثمان بن عفان رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ أَوْلٰی رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِی الدُّنْيَا، فَلَمْ يَقْدِرُ الْمُطَّلِبِیُّ عَلٰی مُكَافَأَتِهٖ، فَأَنَا أُكَافِئُهٗ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ"۔**

### ﴿ترجمہ﴾

امام ابونعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عبد المطلب (میرے دادا) کی اولاد میں سے کسی پر احسان کیا پھر وہ اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں نہ دے سکا تو قیامت کے دن اس کی طرف سے میں اس کا بدلہ دوں گا۔ (۱)

---

(۱) **حليته الاولياء** ج۱۰ص۳۶۶۔

## ﴿حدیث نمبر ۵۳﴾

أخرج الخطيب عن عثمان بن عفان رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً اِلٰى أحدٍ مِنْ خلفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِى الدُّنْيَا، فَعَلَىَّ مُكَافَأَتُهُ اِذَا لَقِيَنِى"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام خطیب بغدادی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں میرے دادا عبد المطلب کی اولاد (جو مجھ پر ایمان لائے اس) پر احسان کیا وہ جب قیامت کے دن مجھ سے ملے گا تو میں اس کا بدلہ اتاروں گا۔ (۱)

---

(۱) **تاریخ بغداد** ج ۱۰ ص ۱۰۲ اور اسے امام طبرانی نے **معجم الوسط** ج ۲ ص ۲۱۵ (۱۴۶۹) میں اسے روایت کیا۔



## ﴿حدیث نمبر ۵۴﴾

أخرج ابن عساكر عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "مَنْ صَنَعَ اِلٰى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِى يَدًا، كَافَأْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت (ازواج مطہرات اور اولاد شریفہ) میں سے کسی پر کوئی احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن میں اتاروں گا۔ (۱)

---

(۱) اسے امام علی متقی ھندی نے **کنز العمال** ج ۱۲ ص ۹۵ (۳۴۱۵۲) میں نقل کیا۔

## ﴿حدیث نمبر ۵۵﴾

أخرج الباروردی عن أبی سعید رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : " اِنِّی تَارِکٌ فِیکُم مَاانْ تَمَسَّکتُم بِهٖ لَن تَضِلُّوا : کِتَابُ اللّٰهِ سَبَبٌ طَرَفُهٗ بِیَدِاللّٰهِ ، وَطَرَفُهٗ بِأیدِیکُم ، وَعِترَتِی أهلَ بَیتِی ، وَاَنَّهُمَا لَن یَّتفرَّقَا ، حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الحَوضَ " ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام بارودی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے انہیں تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) یہ اللہ کی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھ میں اور دوسری چیز میری عترت میرے گھرانے والے (ازواج مطہرات وحضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے۔ (۱)

---

(۱) اسے امام ابن ابی عاصم نے " کتاب السنة " ج ۲ ص ۶۳ (۱۵۵۴) اور امام فسوی نے المعرفه والتاریخ ج ۱ ص ۵۳۷ اور امام طبرانی نے معجم الاوسط ج ۴ ص ۲۶۴ (۳۳۶۳) اور ص ۳۳۸ (۳۵۶۶) اور امام احمد بن حنبل نے مسند میں ج ۳ ص ۳۸۸ (۱۰۷۲۰) میں روایت کیا اور اسی طرح کی ایک حدیث زید بن ارقم کی روایت سے حدیث نمبر ۱ کے حوالہ سے گزری ہے۔



## ﴿حدیث نمبر ۵۶﴾

أخرج أحمد ، و الطبرانی ، عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : " اِنِّی تَارِکٌ فِیکُم خَلِیفَتَینِ : کِتَابُ اللّٰهِ ، حَبلٌ مَمدُودٌ مَا بَینَ السَّمَاءِ وَالأَرضِ ، وَعِترَتِی أَهلَ بَیتِی ، وَاَنَّهُمَا لَن یَّتفَرَّقَا ، حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الحَوضَ " ۔

### ﴿ترجمہ﴾

امام احمد، اور امام طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب، اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے (جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے دوسرا تمھاری طرف ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اس پر عمل کیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ غلام سرور قادری) اور دوسری میری عترت اہل بیت اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے۔ (۱)

---

(۱) مسند ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) اور ص ۲۳۵ (۲۱۱۵۳) المعجم الکبیر ج ۵ ص ۱۵۴ (۴۹۲۳)

## حدیث نمبر ۵۷

أخرج الترمذی ، والحاكم ، و البیهقی فی " شعب الایمان " عن عائشة رضی الله عنها مرفوعا : " سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَاب: اَلزَّائِدُ فِی كِتَابِ اللّٰهِ ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ ، فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِی ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِی "۔

### ترجمہ

امام ترمذی، اور امام حاکم، اور امام بیہقی نے " شعب الایمان " میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، چھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول ( ہوتی ) ہے ایک وہ جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھادے اور دوسرا اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور تیسرا جو میری امت پر زبردستی حکمران بن جائے اور اس حکومت کی طاقت کے بل بوتے پر انہیں عزت وعہدے دے جنہیں اللہ نے ( انکی نافرمانی کیوجہ سے اپنے ہاں ) ذلیل قرار دیا اور انہیں ذلیل کرے ( عزت اور عہدے سے محروم رکھے ) جن کو اللہ نے ( اپنے ) ہاں عزت والا قرار دیا۔ چوتھا وہ جو اللہ کے حرم کی بے ادبی کرے اور پانچواں وہ جو میرے اہل بیت کی بے ادبی کرے ان کے ساتھ وہ کام کرے جو ان کے حق میں اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اور چھٹا میری سنت کا تارک ۔ (۱)

(۱) ترمذی ج۴ص۳۹۷ (۲۱۵۴) المستدرك ج۱ص۹۱ (۱۰۲) اور ج۲ص۵۷۱ (۳۹۴۱) اور ج۴ص۱۰۱ (۷۰۱۱)۔



## حدیث نمبر ۵۸

أخرج الدیلمی فی " الأفراد " والخطیب فی " المتفق " عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : " سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ : اَلزَّائِدُ فِی كِتَابِ اللّٰهِ ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَالرَّاغِبُ عَنْ سُنَّتِی اِلٰی بِدْعَةٍ ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِی مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَالْمُتَسَلِّطُ عَلٰی أُمَّتِی بِالْجَبَرُوْتِ ، لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ ، يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ ، وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ "۔

### ترجمہ

امام دیلمی نے افراد میں اور خطیب بغدادی نے متفق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعاء قبول ہوتی ہے ۔ ایک جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھادے ۔ دوسرا اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا ۔ تیسرا میری سنت کو چھوڑنے والا اور بدعت کو اختیار کرنے والا ۔ چوتھا میری عترت ( خاندان ) کے ساتھ وہ برتاؤ کرنے والا جو اللہ نے حرام ٹھہرایا ۔ پانچواں میری امت پر اس لئے قوت کے ساتھ غالب آکر حکمرانی کرنے والا کہ وہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل ٹھہرایا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دی اور چھٹا وہ جو ہجرت کے بعد مرتد ہوکر اسلام سے پھر جانے والا ۔ (۱)

(۱) اسے امام دیلمی نے الفردوس میں روایت کیا ج۲ص۳۳۲ (۳۴۹۸) اس میں چھ کی بجائے سات الفاظ ہے اور حدیث کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے اور حاکم نے مستدرك ج۲ص۵۷۳ (۳۹۵۴) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج۱۷ص۴۳ (۸۹) عمرو بن مسعود کی روایت جس میں سات کا ذکر ہے ۔

## حدیث نمبر ۵۹

أخرج الحاكم فی " تاريخه " والديلمی عن أبی سعيد رضی الله قال : قال رسول الله ﷺ : " ثَلَاثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ ؛ حَفِظَ اللّٰهُ لَهُ دِيْنَهُ وَدُنْيَاهُ ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ ؛ لَمْ يَحْفَظِ اللّٰهُ لَهُ شَيْئاً : حُرْمَةُ الإِسْلَامِ ، وَ حُرْمَتِیْ ، وَحُرْمَةُ رَحِمَتِیْ " ۔

### ترجمہ

امام حاکم نے تاریخ میں اور امام دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ اسکے دین اور دنیا کی حفاظت کریگا۔ اور جس نے تین چیزوں کی حفاظت نہ کی ان کو ضائع کر دیا اللہ اسکی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ ایک اسلام (کے احکام) کی (علانیہ خلاف ورزی کر کے) بے حرمتی کرنے والا اور میرے (مسلمان) رشتہ داروں کی بے حرمتی کرنے والا۔ (۱)

(۱) اسے امام طبرانی نے **المعجم الکبیر** ج۳ ص۱۲۶ (۲۸۸۱) اور **المعجم الاوسط** ج۱ ص۱۶۲ (۲۰۵) میں روایت کیا۔



## حدیث نمبر ۶۰

أخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : " خَيْرُ النَّاسِ اَلْعَرَبُ ، وَخَيْرُ الْعَرَبِ قُرَيْشٌ ، وَخَيْرُ قُرَيْشٍ بَنُوْ هَاشِمٍ " ۔

### ترجمہ

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں، اور قریش میں بہتر (میرا خاندان) بنی ہاشم ہے (لہذا میرے خاندان کا احترام خاص طور پر ضروری ہے)۔ (۱)

(۱) الفردوس ص ۱۷۸ (۲۸۹۲)

الحمدللہ کتاب مکمل ہوئی۔

دعا گو خادم و غلام اہل بیت وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

## ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مورخہ ۲۰۰۱-۹-۵ بروز بدھ بر مکان شوکت علی قادری

جہانسبرگ جنوبی افریقہ بوقت دس بجے اور پاکستانی ٹائم ایک بجے۔

**وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا**
**محمدؐ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین :**

www.jamiarizviatrust.org

Email:ubpublisher@jamiarizviatrust.org

# جہاد اور قتال میں کیا فرق ہے؟

- جہاد کیا ہے؟
- جہاد کب فرض ہوتا ہے؟
- جہاد اسلامی کیا ہے؟
- جہاد کیونکر فرض کیا گیا؟
- کیا جہاد قیامت تک کے لئے جاری رہے گا؟
- کیا نہتے غیر مسلموں کو مارنا جہاد ہے؟
- کیا امریکہ، برطانیہ، کینڈا، اور غیر مسلم ممالک دار الحرب ہیں؟
- اور اُن میں بسنے والے مسلمان دارالحرب میں رہتے ہیں؟

جہادِ اسلامی

جہاد کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے محقق العصر پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ''**جہاد اسلامی**'' کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن وسنت وائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں جہاد امت پر فرض ہوتا ہے اور جہاد کا حکم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ اور جہاد کی حقیقت کیا ہے؟



# شدید غصہ کی حالت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

- کیا غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟
- کیا طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے؟
- کیا طلاق کے لئے غصہ کا ہونا ضروری ہے؟
- کیا طلاق کے بعد کوئی صلح کی گنجائش نکلتی ہے؟
- کیا جج شوہر کی جگہ طلاق دے سکتا ہے؟
- کیا شدید غصہ کی طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے؟
- کیا طلاق اللہ کے ہاں پسندیدہ فعل ہے؟
- کیا طلاق دینا بہت بری بات ہے؟
- کیا طلاق دینے سے خاندان آباد ہو سکتے ہیں؟

شدید غصہ کی طلاق

ان کے علاوہ طلاق کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے شیخ التفسیر والحدیث پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ''**شدید غصہ کی طلاق**'' کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن وسنت وائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں طلاق واقع ہوسکتی ہے اور کن میں نہیں؟

ناشر: **عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)**
معرفت: جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

## تصانیف پیر طریقت حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) لاہور

کی اہم ترین موضوعات پر تصانیف کا مطالعہ فرمائیں احباب کو تحفہ پیش کریں۔

(1) درود و سلام و شان خیر الانام ﷺ
(2) مقام علم و علماء
(3) خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت
(4) قاضی اور سربراہ مملکت
(5) مسئلہ ایصال ثواب
(6) ندائے یا محمد یا رسول اللہ ﷺ
(7) پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ
(8) شدید غصہ میں دی گئی طلاق کا شرعی حکم
(9) مسئلہ صلوٰۃ و سلام قبل اذان
(10) سورۃ یٰسین مع اردو ترجمہ و تفسیر
(11) عید اسلام
(12) معرفت خداوندی (اردو۔ انگلش)
(13) سورۃ ملک مع ترجمہ و تفسیر
(14) الشاہ احمد رضا بریلوی
(15) مسئلہ علم غیب و وسیلہ
(16) قرآن کیسے جمع ہوا؟
(17) مجموعہ حیات اولیاء
(18) شرح جامی کا اردو ترجمہ
(19) مسئلہ رفع یدین
(20) معجزات مصطفی ﷺ
(21) افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(22) معاشیات نظام مصطفی ﷺ (اردو۔ انگلش)
(23) الیکشن یا سلیکشن
(24) اسلام میں داڑھی کی شرعی حیثیت
(25) تحفہ اسلامی فرقے اور ان کی تاریخ و عقائد
(26) تحفہ مومن
(27) قیام تعظیم
(28) شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(29) رد امکان کذب باری تعالیٰ
(30) شرح "الفضل الموھبی"
(31) معجزہ شق القمر
(32) بیعت کی اہمیت و ضرورت
(33) مسئلہ تصویر (تصویر کا جواز) (اردو۔ انگلش)
(34) نماز سے متعلق تین اہم مسئلے
(35) تفسیر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
(36) تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم
(37) اسلام میں ٹیکسوں کی شرعی حیثیت
(38) حج اور قربانی
(39) نجاۃ الوالدین الکریمین
(40) پردہ کی شرعی حیثیت
(41) ذکر و وسیلہ
(42) عالم برزخ
(43) الوظائف القادریہ
(44) فضائل اہل بیت
(45) عربی گرامر کی روشنی میں لکھا گیا آسان و عام فہم ترجمہ قرآن کریم جو اس صدی کا تجدیدی کارنامہ ہے
(46) حالات امام بخاری علیہ الرحمۃ
(47) جہاد اسلامی (اردو۔ انگلش)
(48) مسائل و فضائل زکوٰۃ و صدقات (اردو۔ انگلش)
(49) اسلام کا قانون شہادت
(50) لباس مسنون
(51) علماء اور حکمرانوں کے درمیان تعلق کی اہمیت
(52) تحفہ نجیہ
(53) تین اہم مسئلے ([illegible])
(54) شدید غصہ کی طلاق

# شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کی دیگر تصانیف





















